تعارف وتبصرہ

تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

(ا)

نام کتاب : جدیدیت کی لہر اور اُس کے مضمرات

مرتبہ : سمیعہ سالم

ضخامت: 111 صفحات ...... قیمت :45روپے

یہ کتاب کل چھے مقالات پر مشتمل ہے جو راولپنڈی اور کراچی میں خواتین کے دو تربیتی سیمیناروں میں پڑھے گئے۔ یہ سیمینار ۲۰۰۲ء میں منعقد ہوئے۔

مقالے معلومات افزا' حقائق پر مبنی اور پر تاثیر ہیں۔ یہ مقالے جن خواتین نے پڑھے ہیں وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں جن کی نگاہ بین الاقوامی حالات پر بھی ہے اور وہ اسلامی تاریخ سے بھی خوب واقف ہیں۔ مسلم اُمہ کے لئے اُن کے دلوں میں نصح و خیر خواہی کا جذبہ اُن کے مقالات سے ظاہر ہے۔ ان مقالات میں انہوں نے واضح کیا ہے کہ جدیدیت کی آڑ میں مسلمانوں کو کس سمت چلایا جا رہا ہے اور مسلمان ہیں کہ اپنی تہذیب و شناخت سے بے خبر اِس قاتل جدیدیت کی طرف رواں دواں ہیں۔

تحریک آزادیٔ نسواں کے حوالے سے ڈاکٹر شمشاد امتیاز صاحبہ کا مقالہ آج کے دور کی ہر مسلمان عورت بلکہ ہر مرد کو بھی پڑھنا چاہئے۔ مرد اور عورت کی مساوات کے نام سے مسلمان عورتوں کو شرم و حیا سے عاری کر کے انہیں فحاشی کی طرف دھکیل کر مادر پدر آزاد معاشرے کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ اور مسلمان عورت ہے کہ اس ماڈرنزم کو اچھلتی کودتی قبول کر رہی ہے' حالانکہ اس جدیدیت کے نتیجہ میں یورپ کے پارکوں' باغوں' چوراہوں اور تفریح گاہوں میں مرد و عورت کے اختلاط کے شرمناک مناظر دیکھ کر ضمیر چیخ اٹھتا ہے کہ یہ انسان نہیں جانور ہیں جنہوں نے خوشنما لباس پہن رکھے ہیں۔

سلمٰی یاسین نجمی صاحبہ اپنے مقالہ میں لکھتی ہیں کہ ''اس ساری خرابی کی بنیادی وجہ عورت

کی آزادی ہے۔ شیطان نے بھولی بھالی عورت کو شکار کر کے اپنا آلۂ کار بنالیا' اس کو مرد کے مقابلے میں کھڑا کر دیا بلکہ باہم لڑا دیا۔ اس کو مساواتِ مرد وزن کا ایسا سبق سکھایا کہ وہ اپنے اصلی رول کو بھول کر مرد بننے کے چکر میں گھر کی محفوظ پناہ گاہ چھوڑ کر باہر آ گئی''۔ جدیدیت کے اس طوفان میں بہہ جانے ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ ایسی مسلمان عورتیں اب گویئے' بھانڈ' میراثی' نقال' فنکار بچے پیدا کر رہی ہیں اور ان کی گود عظیم راہ نما' عالم' دانشور' مجاہد' فقیہہ اور مجتہد کی صفات رکھنے والے بچوں سے خالی ہوگئی ہے۔

جدیدیت کی لہر نے مسلمانوں کو اپنی تہذیب سے نہ صرف بیگانہ بلکہ متنفر کر دیا ہے اور یہ مسلمانوں کے لئے خودکشی کا سامان ہے۔ بہبودِ آبادی کی آڑ میں بے حیائی' عریانی اور فحاشی پھیلائی جا رہی ہے۔ دراصل یہ ہماری آبادی کی بہبود نہیں بلکہ بربادی کا سامان ہے۔ گناہ کو چھپانے کے لئے اسقاط کے نئے نئے طریقے عام متعارف ہیں' پھر بھی ناجائز بچے پیدا ہو رہے ہیں اور پاکستان میں ایدھی صاحب کو اپنے سنٹرز میں جھولے رکھنے پڑ گئے تاکہ ناجائز بچے ان میں ڈالے جاسکیں۔

دہشت گردی کی آڑ میں مسلمانوں کو دنیا بھر میں نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ وہ اس لئے کہ کفر کو اسلام سے ہمیشہ خطرہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان سرکس کا شیر ہے' اگرچہ وہ سدھانے والے کے کوڑے سے ڈرتا ہے مگر مالک کو ہمیشہ اس کی طاقت اور جرأت سے خطرہ رہتا ہے۔ آج مسلمان کمزور اور نہتے ہیں لیکن طاقتور اور اسلحے میں غرق دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے پہلے سے زیادہ خائف ہیں۔

آخری مقالہ محترمہ عامرہ احسان کا ہے جنہوں نے بین الاقوامی صورت حال کا تجزیہ کمالِ مہارت کے ساتھ کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ آج مسلمان استعماری طاقتوں کے ہاتھوں ریموٹ کنٹرول غلامی میں ہیں اور یوں مغرب کو براہِ راست اُن پر قبضہ جمانے کی ضرورت نہیں' اس طرح یہ ہمارے لئے بدترین دور ہے۔ مگر محترمہ امت کے مردوں اور عورتوں کو امید دلاتی ہیں کہ اگر ہم اپنا رویہ تبدیل کر لیں' اسلامی اقدار کو اپنا لیں' مغرب کی اس نقالی کو چھوڑ دیں جس نے خود اُن کا خاندانی نظام تباہ کر دیا ہے' تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلم اُمہ پھر سے عزت و وقار حاصل نہ کر سکے۔

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے!
ہے بھروسہ اپنی ملت کے مقدر پر مجھے!

© rasailojaraid.c